غوثِ پاک کی کرامات

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه — وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه — وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نَفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثَواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا عبدُالعزیز دَبّاغ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: اِس میں کوئی شُبہ نہیں کہ حُضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھنا تمام اَعمال سے اَفضل ہے، یہ اُن ملائکہ کا ذِکر ہے، جو اَطرافِ جنّت میں رہتے ہیں اور جب وہ نبیِ کریم، رؤفٌ رّحیم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں تو اُس کی بَرَکت سے جنّت کُشادہ ہو جاتی ہے۔[1]

جائیں نہ جب تک غُلام خُلد ہے سب پر حرام
مِلک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثَواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچھّی اَچھّی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے

---

1 ۔۔۔ الابریز، الباب الحادی عشر فی الجنة، باب فی زیادة الجنة ۔۔۔ الخ، ۳۳۸/۲

www.dawateislami.net

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً"[2] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وقت دل کے

1...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

2...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۴۶۲/۲، حدیث: ۳۴۶۱

www.dawateislami.net

اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُرغی زندہ کردی

ایک بی بی، سرکارِ بغداد، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں یہ کہہ کر اپنا بیٹا چھوڑ گئیں کہ یہ آپ سے مَحَبَّت کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے اِس کی تَرْبِیَت فرما دیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسے قبول فرما کر مُجاہدے پر لگا دِیا، ایک روز اُس کی ماں آئی، دیکھا لڑکا بھوک اور شب بیداری سے بہت کمزور اور زَرْد (یعنی پیلا) ہو گیا ہے اور جَو کی روٹی کھا رہا ہے، جب غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر ہوئیں، تو دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے ایک برتن میں مُرغی کی ہڈّیاں رکھی ہیں، جسے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تناوُل فرمایا تھا، عرض کی: یَا غوثِ اعظم! آپ خُود تو مُرغی کھائیں اور میرا بچّہ جَو کی روٹی۔ یہ سُن کر غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا دَستِ اَقْدَس ان ہڈّیوں پر رکھا اور فرمایا: قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِی الْعِظَامَ وَ هِیَ رَمِیْم یعنی جی اُٹھ اُس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈّیوں کو زندہ فرمائے گا۔ یہ فرمانا تھا کہ مُرغی فوراً زندہ صحیح سالِم کھڑی ہو کر آواز کرنے لگی، غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب تیرا بیٹا اِس درجہ تک پہنچ جائے گا تو جو چاہے گا، کھائے گا۔ (1)

بہت مشہور ہے اِحیائے مَوتیٰ غوثِ اعظم کا
وہ کہہ کر قُم بِاِذنِ اللہ جِلا دیتے ہیں مُردوں کو
بیاں کیا ہو سکے اِحیائے مَوتیٰ غوثِ اعظم کا
جِلایا استخوانِ مرغ کو دَستِ کرم رکھ کر

---

1 ۔۔۔ بهجة الاسرار، ذکر فصول من کلامه... الخ، ص ۱۲۸

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے غوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مقام، بارگاہِ ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ میں کس قدر بلند و بالا ہے کہ جب آپ کسی مُردہ مُرغی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکْم سے زندہ ہونے کا حکم ارشاد فرماتے تو اُس مُردہ مُرغی میں جان آجاتی اور وہ آپ کے حکم کی بجاآوری کرتے ہوئے پہلے کی طرح زندہ ہو جاتی۔ یاد رکھئے! بِلاشُبہ مَوت و حَیات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِختیار میں ہے، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ اگر اپنی خُصُوصی نوازِشات سے اپنے کسی مُقرَّب نبی یا بر گُزیدہ ولی کو مُردے جِلانے (یعنی زِندہ کرنے) کی طاقت بخشے تو یہ کوئی ناقابلِ تسلیم بات نہیں نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے کسی اور کو ہم مُردہ زندہ کرنے والا تسلیم کریں تو اِس سے ہمارے ایمان پر کوئی اَثر نہیں پڑتا، اگر شیطان کی باتوں میں آکر کسی نے اپنے ذہن میں یہ بٹھا لیا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی اور کو مُردہ زِندہ کرنے کی طاقت ہی نہیں دی، تو اُس کا یہ نظریہ حکمِ قرآنی کے خِلاف ہے، جیسا کہ پارہ 3 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 49 میں حضرت سَیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ ارشاد نَقْل کیا گیا ہے:

وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ (پ ۳، آل عمران: ۴۹)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور میں شِفا دیتا ہوں مادر زاد اَندھے اور سَپید (سفید) داغ والے کو اور میں مُردے جِلاتا (زندہ کرتا) ہوں اللہ کے حکم سے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیتِ مُبارکہ سے واضح طور پر پتا چلتا ہے کہ حضرت عیسٰی روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مُردے زندہ کرنا، اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ **"میں مُردے جِلاتا (یعنی زندہ کرتا) ہوں"** مگر ساتھ ہی ساتھ یہ بھی فرمادِیا کہ **"اللہ کے حکم سے"** یعنی میرا مُردوں کو زندہ کرنے والا معجزہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم اور اُس کی عطا سے ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! طبقۂ اَوْلِیاء میں سے مَحبوبِ سُبحانی، غَوْثِ صَمَدانی، قندیلِ نُورانی، شہبازِ لامکانی، الشیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے وہ مُقرَّب ترین ولی ہیں، جو تمام اَوْلِیاء کے سردار ہیں اور اُن کی شَخْصِیت عوام وخواص سبھی کے لئے لائقِ عقیدت واحترام ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہ صرف کثیرُ الکرامات بُزرگ ہیں بلکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو دیگر اَوْلیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے بڑھ کر کرامات واِنْعامات سے نوازا ہے۔ چُنانچہ،

موتیوں کی لڑی

خاتَمُ الْمُحَدِّثِیْن حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مشائخِ اَوْلِیاء میں سے کوئی بھی کرامات کے لحاظ سے آپ کا ہم پَلّہ نہیں، یہاں تک کہ بعض مشائخ نے فرمایا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کرامات کا حال تو موتیوں کی لڑی جیسا ہے کہ جب ٹُوٹتی ہے تو ایک کے بعد ایک موتی گِرتے چلے جاتے ہیں نیز آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کرامات اَعْداد و شُمار سے باہر ہیں۔ (1)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ بابرکت تو کرامات و کمالات کا مَنْبَع ہے ہی، صرف آپ کے مُبارک نام کی یہ برکت ہے کہ جہاں پُکارا جائے، مُوذِی جانوروں سے چھٹکارا مل جاتا ہے۔ چُنانچہ

منقول ہے کہ جو شخص شیر کے سامنے آئے اور حُضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام لے، شیر اُس پر حملہ آور نہیں ہو گا۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کرامت کی تعریف اور اس کا حکم

---

1 . . . اشعۃ اللمعات، کتاب الفتن، باب الکرامات، ۴/۶۱۰ مفہوما

2 . . . نزہۃ الخاطر الفاتر، ص ۲۵ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 342 صفحات پر مشتمل کتاب ”کراماتِ صحابہ“ کے صفحہ 36 پر ہے کہ مومنِ متّقی سے اگر کوئی ایسی نادرُالوجود اور تعجُّب خیز چیز صادِر وظاہر ہوجائے جو عام طور پر عادتاً نہیں ہوا کرتی تو اس کو کرامت کہتے ہیں۔ اسی قسم کی چیزیں اگر انبیاءعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اعلانِ نبوّت کرنے سے پہلے ظاہر ہوں تو اِرْہاص اور اعلانِ نبوّت کے بعد ہوں تو معجزہ کہلاتی ہیں اور اگر عام مومنین سے اس قسم کی چیزوں کاظُہور ہو تو اُس کو معونت کہتے ہیں اور کسی کافر سے کبھی اُس کی خواہش کے مُطابق اِس قِسم کی چیز ظاہر ہوجائے تو اُس کو اِستِدراج کہا جاتا ہے۔[1] صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ کرامتِ اَوْلیاء حق ہے، اِس کا مُنکِر گمراہ ہے۔[2] کرامت کی بہت سی قسمیں ہیں مثلاً مُردوں کو زندہ کرنا، اندھوں اور کوڑھیوں کو شِفا دینا، لمبی مسافتوں کو لمحوں میں طے کرلینا، پانی پر چلنا، ہواؤں میں اُڑنا، دل کی بات جان لینا اور دُور کی چیزوں کو دیکھ لینا وغیرہ وغیرہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے اب حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خاندانی پس منظر کا مختصر تذکرہ اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان و عظمت کے واقعات اور کرامات سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دِلوں میں اَولیاءُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی مزید عقیدت، محبت اور عظمت پیدا ہو۔

غوثِ پاک کا نام و نسب

حضرتِ سَیِّدُنا غَوثِ اَعظَم، شیخ عبدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت، یکم رَمَضان ۴۷۰ھ جمعۃُ المُبارک کو جِیلان میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نامِ نامی، اسمِ گرامی عبدُ القادر اور

1 . . . النبراس شرح شرح العقائد، اقسام الخوارق سبعة، ص ۲۷۲ ملخصاً

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۲۶۹

www.dawateislami.net

کُنیت ابُو محمد ہے نیز مُحیُّ الدِّین، مَحْبُوبِ سُبحانی، غَوثِ اعظم اور غوثِ ثَقَلَین وغیرہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اَلْقابات ہیں۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجِد کا نام حضرت سَیِّدُنا ابُو صالِح موسیٰ جنگی دوست رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور والِدۂ ماجِدہ کا نام اُمُّ الْخَیر فاطمہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا ہے، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ والد کی طرف سے حَسَنی اور والِدۂ ماجِدہ کی طرف سے حُسَینی سَیِّد ہیں۔[1]

تُو حُسَینی حَسَنی کیوں نہ مُحیُّ الدِّیں ہو　　اے خِضَر مَجْمَعِ بَحْرَیْن ہے چشمہ تیرا[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَیرت اَنگیز واقعات

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ القادر جِیلانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادتِ باسَعادت کے وقت بہت سے حیرت اَنگیز واقعات ظُہُور پذیر ہوئے، سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پیدائش کے وقت آپ کی والدۂ ماجِدہ حضرت اُمُّ الْخَیر فاطِمہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی عُمر ساٹھ (60) سال کی تھی، اِس عُمر میں عام طور پر عورتوں کو اَوْلاد سے نا اُمیدی ہو جاتی ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فَضْل تھا کہ اس عُمر میں حُضُور غوثِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُن کے بَطْنِ مُبارک سے پیدا ہوئے۔

عموماً بچّہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو وہ دُنیا اور دُنیا میں جو کچھ بھی ہے، ان سب سے بالکل بے خبر ہوتا ہے، پھر جب دُنیا میں آجاتا ہے تو بھی اُسے ہوش سنبھالنے میں ایک طویل عرصہ درکار ہوتا ہے مگر قربان جایئے! سردارِ اَوْلیاء پر کہ آپ کی ذاتِ بابرکات سے کرامات کا ظُہُور اس دُنیا میں جلوہ گری سے قبل اور بعدِ ولادت ہی ہونے لگا تھا، چُنانچہ ابھی آپ اپنی والدۂ ماجِدہ کے پیٹ میں تھے، جب انہیں چھینک آتی اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتیں تو آپ پیٹ ہی میں جواباً یَرْحَمُكِ اللّٰہُ کہتے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یکم رَمضانُ

---

1 . . . بهجة الاسرار ومعدن الانوار، ذكر نسبه وصفته، ص ۱۷۱ ملخصا وملتقطا

2 . . . حدائقِ بخشش، ص۱۹

www.dawateislami.net

المُبارک بروز پیر صبحِ صادق کے وقت دُنیا میں جلوہ گر ہوئے، اس وقت ہونٹ آہستہ آہستہ حرکت کر رہے تھے اور اللہ اللہ کی آواز آرہی تھی۔[1] جس دن آپ کی ولادت ہوئی، اس دن آپ کے دِیارِ وِلادت جِیلان شریف میں گیارہ سو (1100) بچے پیدا ہوئے، وہ سب کے سب لڑکے تھے اور سب ولیُّ اللہ بنے۔[2] آپ نے پیدا ہوتے ہی روزہ رکھ لیا اور جب سُورج غُروب ہوا، اس وقت ماں کا دُودھ نوش فرمایا، سارا رَمضان آپ کا یہی معمول رہا۔[3] پانچ (5) بَرَس کی عُمر میں جب پہلی بار بِسْمِ اللہ کی رَسْم کے لئے کسی بُزرگ کے پاس بیٹھے تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر سُورَۃُ الْفَاتِحہ اور الٓمّٓ سے لے کر 18 پارے پڑھ کر سُنا دیئے۔ اُن بُزرگ نے پُوچھا: بیٹے اور پڑھیے۔ فرمایا: بس مجھے اِتنا ہی یاد ہے، کیونکہ میری والدہ کو بھی اتنا ہی یاد تھا، جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا، اس وقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں نے سُن کر یاد کر لیا تھا۔[4]

تُو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا　　　تُو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ کا حُلیہ مُبارک

حضرت سَیِّدُنا شیخ ابُو محمد عبدُ اللہ بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ قُطبِ رَبّانی، غوثِ صَمَدانی، شیخ عبدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ضَعِیْفُ الْبَدَن، مِیانے قد، کُشادہ سینے، چوڑی داڑھی، دراز (یعنی لمبی) گردن، گندمی رنگت، ملی ہوئی بھنوؤں، سیاہ آنکھوں، بلند آواز اور بہت ہی علم و فضل والے تھے۔[5]

1... الحقائق فی الحدائق، ۱/۱۳۹ بتغیر قلیل

2... تفریحُ الخاطر، ص ۵۸

3... بھجۃ الاسرار، ص ۱۷۲ مفھوما

4... الحقائق فی الحدائق، ۱/۱۴۰ بتغیر قلیل

5... بھجۃ الاسرار، ذکر نسبہ وصفتہ، ص ۱۷۴

www.dawateislami.net

قدِ بے سایہ ظِلِّ کبریا ہے　　تُو اس بے سایہ ظِلّ کا ظِلّ ہے یاغوث

شوقِ علم دین

حضرتِ سَیِّدُنا شَیخ عَبدُ القادِر جِیلانی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہ کے عِلمِ دِین حاصِل کرنے کا انداز بڑا نِرالا تھا، آپ کے شوقِ عِلمِ دِین کا اندازہ اِس بات سے لگایئے کہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہ فرماتے ہیں: میں اپنے طالبِ عِلمی کے زمانے میں اَساتِذہ سے سبق لے کر جنگل کی طرف نکل جایا کرتا تھا، پھر دن ہو یا رات، آندھی ہو یا مُوسلا دھار بارش، گرمی ہو یا سردی، بَیابانوں اور وِیرانوں میں اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا تھا، اُس وقْت میں اپنے سر پر ایک چھوٹا سا عِمامہ باندھتا اور معمولی تَرکاریاں کھا کر پیٹ کی آگ بُجھایا کرتا تھا، کبھی کبھی یہ تَرکاریاں بھی ہاتھ نہ آتیں، کیونکہ بُھوک کے مارے ہوئے دوسرے فُقَرا بھی اُدھر کا رُخ کر لیا کرتے تھے، ایسے موقع پر مجھے شَرم آتی تھی کہ میں دَرویشوں کی حق تَلَفی کروں، مجبوراً وہاں سے چلا جاتا اور اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا، پھر نیند آتی تو خالی پیٹ ہی کنکریوں سے بھری ہوئی زمین پر سو جاتا۔[1] میں زمانے کی جِن سختیوں سے دوچار ہوا، اُنہیں برداشت کرتے کرتے پہاڑ بھی پھٹ جاتا، یہ تو اُس ذاتِ بے نیاز عَزَّوَجَلَّ کا فضل و کرم ہے کہ میں عافیّت کے ساتھ اُن کانٹے دار جنگلوں سے گُزر گیا۔[2]

محمد کا رسولوں میں ہے جیسے مرتبہ اعلیٰ　　ہے افضل اولیاء میں یوں ہی رُتبہ غوثِ اعظم کا
عطا کی ہے بُلندی حق نے اہلُ اللہ کے جھنڈوں کو　　مگر سب سے کیا اُونچا پھریرا غوثِ اعظم کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　**صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ ہمارے غَوثِ اَعْظَم رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہ کو عِلمِ دِین حاصِل کرنے کا کِس قَدَر شوق تھا کہ تکلیفیں اور مَشَقَّتیں برداشت کرکے بھی عِلمِ دِین حاصِل

1...قلائدالجواھر، ص ۱۰ ملخصا

2...قلائدالجواھر، ص ۱۰ مفھوما

فرماتے۔ یقیناً عِلمِ دِین کا حُصُول بہت بڑی سَعادت ہے۔ عِلْم کے حُصُول کی کوشِش کرنے والوں کے لئے احادِیثِ مُبارَکہ میں کثیر فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو دِین کا عِلْم سیکھنے کے لئے صُبْح یا شام کو چلا وہ جنّتی ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے غوثِ پاک نے علمِ دین کی جُستجو میں دُور دراز سفر اِخْتیار فرمائے، آپ کی پوری زندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مَدَنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت، والدین کی فرمانبرداری، سچّائی اور وفاشِعاری جیسی بہت سی قابلِ تعریف خُوبیوں سے مُزَیَّن رہی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر عمل کے معاملے میں آپ کی اِستِقامت پہاڑ سے زیادہ مضبوط تھی، آپ کے اِنہی دلکش کمالات سے مُتَاَثِّر ہو کر سینکڑوں کُفّار آپ کے دَستِ حق پرست پر کلمہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے اور بہت سے بدکار اپنی گُناہوں بھری زندگیوں سے تائب ہوئے چُنانچہ آپ خُود اپنے مُتَعَلِّق ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے ہاتھ پر پانچ سو (500) سے زائد غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ (100000) سے زیادہ ڈاکو، چور، فُسّاق و فُجّار، فسادی اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔[2] آیئے! راہِ علم کے دوران محبوبِ سُبحانی، قندیلِ نُورانی، الشیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نگاہِ ولایت سے ڈاکوؤں کی تقدیر بدلنے والا ایک عظیمُ الشّان واقعہ سُنتے ہیں چُنانچہ،

ڈاکو تائب ہو گئے

سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں علمِ دین حاصل کرنے کے

---

1 … کنز العمال، کتاب العلم، الباب الاول فی الترغیب فیه، الجزء: ۱۰، ۶۱/۵، حدیث: ۲۸۷۰۲

2 … بهجة الاسرار، ذکر وعظه رحمة اللّٰه تعالٰی علیه، ص ۱۸۴

www.dawateislami.net

لئے جِیلان سے بغداد قافلے کے ہمراہ روانہ ہوا، جب ہم ہمدان سے آگے پہنچے تو ساٹھ (60) ڈاکو قافلے پر ٹُوٹ پڑے اور سارا قافلہ لُوٹ لِیا، لیکن کسی نے مجھ سے زور زبردستی نہ کی، ایک ڈاکو میرے پاس آکر پوچھنے لگا اے لڑکے! تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے جواب میں کہا: ہاں۔ ڈاکو نے کہا: کیا ہے؟ میں نے کہا: چالیس (40) دِینار۔ اس نے پُوچھا: کہاں ہیں؟ میں نے کہا: گُدڑی کے نیچے۔ ڈاکو اس حقیقت کو مذاق تصوّر کرتا ہوا چلا گیا، اِس کے بعد دوسرا ڈاکو آیا اور اُس نے بھی اِسی طرح کے سوالات کئے اور میں نے یہی جوابات اُس کو بھی دیئے اور وہ بھی اِسی طرح مذاق سمجھتے ہوئے چلتا بنا، جب سب ڈاکو اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے تو اُنہوں نے اپنے سردار کو میرے بارے میں بتایا چُنانچہ مجھے وہاں بلا لیا گیا، وہ مال کی تَقسِیم کرنے میں مصروف تھے۔ ڈاکوؤں کے سردار نے مجھ سے پُوچھا: تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے کہا: چالیس دینار (40) ہیں، ڈاکوؤں کے سردار نے حکم دِیا کہ اِس کی تلاشی لو۔ تلاشی لینے پر جب سچّائی کا اِظہار ہوا تو اُس نے تَعَجُّب سے سوال کِیا کہ تمہیں سچ بولنے پر کس چیز نے آمادہ کِیا؟ میں نے کہا: والدۂ ماجِدہ کی نصیحت نے۔ سردار بولا: وہ نصیحت کیا ہے؟ میں نے کہا: میری والدۂ ماجِدہ نے مجھ سے یہ عہد لِیا تھا کہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا اور عہد کی خِلاف وَرْزی نہیں کروں گا۔ (یہ حکمت بھرے کلمات سُن کر) ڈاکوؤں کا سردار روتے ہوئے کہنے لگا: تم نے تو اپنی ماں سے کئے ہوئے وعدے کی خِلاف وَرْزی نہیں کی اور ایک ہم ہیں کہ ساری عُمر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے کئے ہوئے وعدے کے خِلاف گُزار دی، پھر اُسی وقْت وہ اور اُس کے تمام ساتھی میرے ہاتھ پر تائب ہوئے اور قافلے والوں کا لُوٹا ہوا مال بھی واپس کر دِیا۔(1)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی　　بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص١٦٨ ملتقطا

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ہمارے حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہ تو کبھی جُھوٹ بولتے اور نہ ہی کبھی وعدہ خِلافی کرتے۔ اس سے وہ لوگ درسِ عِبرت حاصل کریں کہ جو خُود کو حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عقیدت مَند کہنے کے باوُجُود جُھوٹ بولنے اور وعدہ خِلافی کرنے سے باز نہیں آتے، پھر یہی جراثیم اُن کی اولاد میں بھی مُنْتَقِل ہو جاتے ہیں، بسا اوقات مَذہَبی ذہن رکھنے والوں کو بھی شیطان جُھوٹ اور عہد شِکنی کی آفت میں مُبتلا کر دیتا ہے مثلاً بعض اوقات جب کسی مدنی کام کی ترغیب دِلا کر نیّتیں کروائی جاتی ہیں تو بعض نادان بغیر سوچے سمجھے، بغیر کسی اچھی نیّت کے "اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ" کہہ دیتے ہیں، جبکہ دل میں اِس کام کو کرنے کی بالکل بھی نِیَّت نہیں پاتے۔ یاد رکھئے! احادیثِ مُبارکہ میں جابجا جُھوٹ بولنے اور وعدہ خِلافی کرنے کی سخت وعیدیں آئی ہیں۔ آیئے! بطورِ عبرت 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. سچّائی کو لازم کرلو، کیونکہ سچّائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنّت کا راستہ دِکھاتی ہے۔ آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صِدِّیق لکھ دِیا جاتا ہے اور جُھوٹ سے بچو، کیونکہ جُھوٹ گُناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنّم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جُھوٹ بولتا رہتا ہے اور جُھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بہت جُھوٹا لکھ دِیا جاتا ہے۔[1]

2. فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلَائِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ، لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ
جو کسی مسلمان سے وعدہ خِلافی کرے، تو اُس پر اللہ تعالیٰ، فِرِشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، اُس کا نہ کوئی نَفْل قبول ہو گا اور نہ ہی فَرْض۔[2]

---

1 . . . مسلم، کتاب البر والصلة، باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضله، ص ۱۴۰۵، حدیث: ۲۶۰۷

2 . . . بخاری، کتاب الجزیة والموادعة، باب اثم من عاهد ثم غدر، ۲/۳۷۰، حدیث: ۳۱۷۹

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عَصا مُبارک روشن ہو گیا

حضرت سَیِّدُنا عبدُ الملِک ذَیّال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں غوث پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مدرسے میں کھڑا تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک عصا، دستِ مُبارک میں لئے ہوئے اپنے گھر سے باہر تشریف لائے، میرے دل میں خیال آیا کہ کاش !غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے اِس عَصا کے ذریعے مجھے کوئی کرامت دکھائیں۔ میرے دل میں اِس خیال کا آنا ہی تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مُسکراتے ہوئے میری طرف دیکھا اور اپنے عَصا کو زمین میں گاڑ دِیا، اچانک اُس عَصا سے ایک ایسا نُور نکل کر آسمان تک جا پہنچا کہ جس سے فضا روشن ہو گئی، وہ نُور بہت دیر تک روشن رہا، پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس عَصا کو زمین سے نکال لیا تو وہ جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا، اِس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بس اے ذَیّال! تم یہی چاہتے تھے نا؟[1]

دستِ مُبارک کی کرامت

ایک مرتبہ رات کو سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوث پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ حضرت شیخ احمد رِفاعی اور حضرت عدِی بن مُسافر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا حضرت سَیِّدُنا اِمام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے، مگر اُس وقت اندھیرا بہت زیادہ تھا، حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُن کے آگے آگے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب کسی پتھر، لکڑی، دیوار یا قبر کے پاس سے گُزرتے تو اپنے ہاتھ مُبارک سے اِشارہ فرماتے تو وہ چاند کی طرح روشن ہو جاتا، سارے راستے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی طرح کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ سب حضرات آپ کے مُبارک

---

1 . . . بھجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ . . . الخ، ص ۱۵۰

www.dawateislami.net

ہاتھ کی روشنی کے ذریعے حضرت سَیِّدُنا اِمام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَزارِ مُبارک تک پہنچ گئے۔ (1)

مصطفٰی کے تنِ بے سایہ کا سایہ دیکھا جس نے دیکھا مری جاں جلوہ زیبا تیرا

اندھوں کو بِینا اور مُردوں کو زندہ کرنا

حضرت شیخ ابُوالحسن قرشی فرماتے ہیں کہ میں اور شیخ ابُوالحسن علی بن ہیتی، حضرت سَیِّدُنا شیخ مُحیُّ الدِّین عبدُالقادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں اُن کے مدرسے میں موجود تھے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں ابُوغالب فضلُ اللہ نامی ایک مشہور تاجِر حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ اے میرے سردار! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے کہ جس شخص کو دعوت میں بُلایا جائے، اُسے دعوت قبول کرنی چاہئے۔ میں اِس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے گھر دعوت پر تشریف لائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر مجھے اِجازت ملی تو میں آؤں گا۔ پھر کچھ دیر آپ نے مُراقَبہ کرنے کے بعد فرمایا: ہاں آؤں گا۔ چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے خَچّر پر سُوار ہوئے، شیخ علی نے خَچّر کی دائیں رِکاب پکڑی اور میں نے بائیں رِکاب تھامی اور اُس کے گھر کی طرف چل دیئے، جب ہم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ بغداد کے مشائخ و عُلماء اور مُعززِین پہلے ہی وہاں موجود ہیں، پھر دستر خوان بچھایا گیا اور اُس پر اَنواع و اَقسام کے کھانے چُن دیئے گئے نیز دو آدمی ایک بڑا صندوق بھی اُٹھا کر لائے جو کہ بند تھا، اُس صندوق کو دستر خوان کے ایک طرف رکھ دِیا گیا، پھر میزبان ابُوغالب نے کھانا شروع کرنے کی اِجازت دی، مگر اُس وقت حضرت سَیِّدُنا شیخ مُحیُّ الدِّین عبدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مُراقبے میں تھے، لہٰذا نہ آپ نے خُود کھانا شروع کیا اور نہ

1…قلائدالجواھر، ص۷۷ ملخصاً

www.dawateislami.net

ہی کسی کو کھانے کی اِجازت دی چُنانچہ کسی نے بھی کھانا شروع نہ کِیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ہَیْبَت کے سبب حاضرینِ مجلس کی حالت ایسی تھی کہ گویا اُن کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں، پھر آپ نے میری اور شیخ علی کی طرف اشارہ کیا کہ وہ صندوق اُٹھالایئے اور اُسے کھولئے۔ جب صندوق آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے لاکر کھولا گیا تو اُس میں ابوغالب کا لڑکا موجود تھا، جو پیدائشی اندھا ہونے کے علاوہ جوڑوں کے دَرْد، کوڑھ اور فالج کے مرض میں بھی مُبْتلا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس سے کہا: قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ یعنی کھڑا ہو جا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے۔ بس اِس حکم کی دیر تھی کہ لڑکا نہ صرف دوڑنے لگا اور اُس کی بینائی لوٹ آئی بلکہ وہ ایسا تندرُست ہوگیا، گویا کسی بیماری میں مُبْتلا ہی نہ تھا۔ شیخ ابو الحسن قرشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے شیخ ابُوسَعْد قَیلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کرامت کا یہ واقعہ بیان کِیا تو اُنہوں نے کہا: حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جِیلانی، قُطبِ ربّانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مادرزاد اندھوں اور بَرَص والوں کو اچھا کرتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے مُردے زندہ کرتے ہیں۔ (1)

حضرت شیخ خِضر مُوصلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ اقدس میں تقریباً 13 سال تک رہا، اِس دوران میں نے آپ کے بہت سے خَوارِق (خلافِ عادت باتوں) و کرامات کو دیکھا، ان میں سے ایک یہ ہے کہ جس مریض کو طبیب لاعلاج قرار دیتے تھے، وہ آپ کے پاس آکر شِفایاب ہو جاتا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُس کے لئے دُعائے صِحَّت فرماتے اور اُس کے جسم پر اپنا ہاتھ مُبارک پھیرتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسی وقت اُس مریض کو صِحَّت عطا فرمادیتا۔ (2)

بادلوں پر بھی حکمرانی ہے

1 ... بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه... الخ، ص ۱۲۳ ملتقطاً

2 ... بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه... الخ، ص ۱۴۷

www.dawateislami.net

حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک دن (اپنے مدرسے میں) بیان فرمارہے تھے کہ اِسی دوران بارش بَرَسنا شروع ہوگئی اور بعض اہلِ مجلس اِدھر اُدھر ہونے لگے چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آسمان کی طرف سر اُٹھایا اور (بادل کی طرف مُتوجّہ ہوکر) فرمایا: اَنَا اَجْمَعُ وَ اَنْتِ تَفَرِّقُ یعنی میں (لوگوں کو) جمع کررہاہوں اور تُو مُنْتَشِر کررہاہے۔ یہ فرمانا تھا کہ اہلِ مجلس پر بارش بَرَسنا بند ہوگئی، اَلْبتّہ مدرسے کے باہر اُسی طرح برستی رہی لیکن شرکائے مجلس پر بارش کا ایک بھی قطرہ نہ گِرا۔ (1)

گناہوں کے مرض نے کر دیا ہے نیم جاں مجھ کو
تمہیں آ کے کرو اب کوئی چارہ یا شہِ بغداد
مجھے اچھا بنا دو مُرشِدی بے شک یقیناً ہیں
مِرے حالات تم پر آشکارا یا شہِ بغداد

(وسائلِ بخشش ص:543)

عورت کی فریاد پر آپ کا مَدَد فرمانا

ایک عورت، حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُرید ہوئی، اُس پر ایک فاسق شخص عاشق تھا، ایک دن وہ عورت کسی حاجت کے لئے پہاڑ کے غار کی طرف گئی، تو اُس فاسق شخص کو کسی طرح معلوم ہوگیا اور وہ بھی اس کے پیچھے ہولیا، حتّٰی کہ اُس کو پکڑ لیا، اُس عورت نے وہیں سے حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مدد و فریاد کے لئے بلند آواز سے پُکارا، اس وقت حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مدرسے میں وضو فرمارہے تھے، آپ نے اُس کی فریاد سُن کر اپنی کھڑاؤں (یعنی لکڑی کی بنی ہوئی جوتیوں) کو غار کی طرف پھینکا، وہ کھڑاویں اُس فاسق کے سر پر لگنی شُروع ہوگئیں حتّٰی کہ وہ مرگیا، وہ عورت آپ کی نعلینِ مُبارک لے کر حاضرِ خدمت ہوئی اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

---

1 . . . بھجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ . . . الخ، ص۱۴۷

کی مجلس میں سارا قِصّہ بیان کر دِیا۔[1]

غوثِ اعظم بمَنِ بے سروساماں مَدَدے قِبلۂ دِیں مَدَدے کعبۂ ایماں مَدَدے

ترجمہ: اے غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ! مجھ بے سر وساماں کی مدد فرمایئے۔ اے قِبلہ دِیں...!! میری مدد فرمایئے۔ اے کعبہ اِیماں...!!! میری مدد فرمایئے۔

ہو سکتا ہے کہ یہ واقعہ سُن کر کسی کے ذہن میں یہ وسوسہ پیدا ہو کہ آخر اب مصیبت کے وقت دستگیری کے لئے غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کیسے پُکارا جا سکتا ہے، وہ تو وفات پا چکے ہیں اور ذہن میں یہ وسوسہ آئے کہ "مُردوں کو پُکارنا تو شِرک ہے" تو یاد رکھئے کہ مُردوں کو پُکارنا شِرک نہیں، آیئے اِس ضمن میں ایک قرآنی واقعہ اور اُس کے تحت حضرت مُفتی عبدُ المصطفٰی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیان کردہ مدنی پُھول سُنتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ اِس وسوسے کا جڑ سے خاتمہ ہو جائے گا۔ چُنانچہ،

شَیْخُ الْحَدِیْث حضرت علّامہ مُفتی عبدُ المصطفٰی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ایک مرتبہ خُداوندِ قُدُّوس عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں یہ عرض کِیا کہ یَا اللہ! تُو مجھے دکھا دے کہ تُو مُردوں کو کس طرح زندہ فرمائے گا؟ تو اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ اے اِبراہیم! کیا اِس پر تمہارا ایمان نہیں ہے، تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کِیا کہ کیوں نہیں؟ میں اِس پر ایمان تو رکھتا ہوں لیکن میری تمنّا یہ ہے کہ اِس منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں تاکہ میرے دل کو قرار آ جائے، تو اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ تم چار (4) پرندوں کو پالو اور اُن کو خُوب کِھلا پِلا کر اچھی طرح اپنے ساتھ مانُوس کر لو، پھر تم اُنہیں ذَبح کر کے اُن کا قیمہ بنا کر اپنے گِرد و نَواح کے چند پہاڑوں پر تھوڑا تھوڑا گوشت رکھ دو۔ پھر اُن پرندوں کو پُکارو تو وہ پرندے زندہ ہو کر دوڑتے ہوئے

1... تفریح الخاطر، ص ۳۷، ملخصًا

www.dawateislami.net

تمہارے پاس آجائیں گے اور تم مُردوں کے زندہ ہونے کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے۔اِس پورے واقعے کو قرآنِ کریم میں اِن اَلفاظ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے:

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰىؕ قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْؕ قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًاؕ وَ اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ۠(۲۶۰)

(پ۳،البقرۃ:۲۶۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب عرض کی اِبراہیم نے اے ربّ میرے مجھے دکھا دے تُو کیونکر مُردے جِلائے گا فرمایا کیا تجھے یقین نہیں عرض کی یقیں کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے۔ فرمایا تو اچھا چار پرندے لے کر اپنے ساتھ ہِلا لے پھر اُن کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر اُنہیں بُلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے اور جان رکھ کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

آیتِ مُبارکہ نقل کرنے کے بعد مُفتی صاحب فرماتے ہیں: اِس سے یہ مسئلہ ثابت ہوگیا کہ مُردوں کو پُکارنا شرک نہیں ہے، کیونکہ جب مُردہ پرندوں کو اللہ تعالیٰ نے پُکارنے کا حکم فرمایا اور ایک جلیلُ القدْر پیغمبر نے ان مُردوں کو پُکارا تو ہرگز ہرگز یہ شرک نہیں ہوسکتا، کیونکہ خداوندِ کریم عَزَّوَجَلَّ کبھی بھی کسی کو شرک کا حکم نہیں دے گا، نہ کوئی نبی ہرگز ہرگز کبھی شرک کا کام کر سکتا ہے۔تو جب مرے ہوئے پرندوں کو پُکارنا شرک نہیں تو وفات پائے ہوئے خُدا کے ولیوں اور شہیدوں کا پُکارنا، کیونکر شرک ہوسکتا ہے، لہٰذا جو لوگ ولیوں اور شہیدوں کے پُکارنے کو شرک کہتے ہیں اور یا غوث کا نعرہ لگانے والوں کو مُشرک کہتے ہیں، اُنہیں تھوڑی دیر سر جُھکا کر سوچنا چاہیے، کیا خبر کہ اِس قرآنی واقعہ کی روشنی میں اُنہیں ہدایت کا نُور نظر آجائے اور وہ اہلِ سنّت کے طریقے پر صِراطِ مُستَقِیم کی شاہراہ پر

www.dawateislami.net

چل پڑیں۔[1]

اُمّید ہے کہ شیطان کا ڈالا ہوا وَسوَسہ جڑ سے کَٹ گیا ہو گا، کیوں کہ مسلمان کا قُرآنِ کریم پر ایمان ہوتا ہے اور وہ حکمِ قرآنِ کریم کے خِلاف کوئی دلیل تسلیم کرتا ہی نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دل میری مُٹھی میں ہیں

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "جِنّات کا بادشاہ" کے صفحہ 5 پر تحریر فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بَزّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، ایک بار جمعۃُ المُبارک کے روز میں حُضُورِ غَوثِ اَعظَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ جامع مسجد کی طرف جارہا تھا، میرے دل میں خیال آیا کہ حیرت ہے، جب بھی میں مُرشِد کے ساتھ جمعہ کو مسجد کی طرف آتا ہوں تو سلام و مُصافحہ کرنے والوں کی بِھیڑ بھاڑ کے سبب گُزرنا مشکل ہو جاتا ہے، مگر آج کوئی نظر تک اُٹھا کر نہیں دیکھتا! میرے دل میں اِس خیال کا آنا ہی تھا کہ حُضُور غَوثِ اَعظَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میری طرف دیکھ کر مُسکرائے اور بس، پھر کیا تھا! لوگ لپک لپک کر مُصافحہ کرنے کے لئے آنے لگے، یہاں تک کہ میرے اور مُرشِدِ کریم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے درمیان ایک ہُجُوم حائل ہو گیا۔ میرے دل میں آیا کہ اِس سے تو وُہی حالت بہتر تھی۔ دل میں یہ خیال آتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے عُمَر! تم ہی تو ہُجُوم کے طلبگار تھے، تم جانتے نہیں کہ لوگوں کے دل میری مُٹّھی میں ہیں، اگر چاہوں تو اپنی طرف مائل کرلوں اور چاہوں تو دُور کردوں۔[2]

کُنجیاں دِل کی خُدا نے تجھے دِیں ایسی کر   کہ یہ سینہ ہو مَحبّت کا خزینہ تیرا

1 . . . عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۵۷ تا ۵۹ بتغیر قلیل وملتقطاً

2 . . . بَهْجَةُ الاسرار، ذکر فصول من کلامه . . . الخ، ص ۱۴۹ ملتقطاً

www.dawateislami.net

شعر کی وضاحت: اے میرے غوثِ اعظم! رَبُّ العالَمین جَلَّ جَلَالُہ نے دِلوں کی چابیاں آپ کو عنایت فرمادی ہیں، تواب مہربانی فرمایئے ناں! کہ میرے سِینے کو اپنی محبت کا گنجینہ بنادِیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

المدد یاغوثِ اعظم

حضرت بِشر قَرظِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں شَکَر سے لَدے ہوئے 14 اُونٹوں سمیت ایک تِجارَتی قافلے کے ساتھ تھا۔ ہم نے رات ایک خوف ناک جنگل میں پڑاوکیا، شب کے اِبتِدائی حصّے میں میرے چار(4) لَدے ہوئے اُونٹ لاپتا ہوگئے جو کافی تلاش کے باوُجود نہ ملے۔ قافلہ بھی کُوچ کرگیا، شُتربان (یعنی اُونٹ ہانکنے والا) میرے ساتھ رُک گیا۔ صُبْح کے وقت مجھے اچانک یاد آیا کہ میرے پیرو مرشِد، سرکارِ بغداد حُضُور غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا تھا: جب بھی تُو کسی مصیبت میں مُبتلا ہو جائے تو مجھے پُکار (اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) وہ مصیبت جاتی رہے گی۔ چُنانچہ میں نے چند بار اس طرح فریاد کی: یَا شَیْخ عَبْدَ الْقَادِر! میرے اُونٹ گُم ہوگئے ہیں۔ یکایک جانبِ مشرق ٹیلے پر مجھے سفید لباس میں مَلبُوس ایک بُزُرگ نظر آئے جو اِشارے سے مجھے اپنی جانب بُلا رہے تھے۔ میں اپنے شُتربان کو لے کرجُوں ہی وہاں پہنچا تو وہ بُزُرگ نگاہوں سے اَوجھل ہوگئے، البتہ ہم نے دیکھا کہ وہ چاروں گُمشدہ اُونٹ وہاں موجود تھے چُنانچہ ہم نے اُنہیں لِیا اور اپنے قافلے سے جاملے۔ [1]

آپ سے سب کُچھ مِلا یاغوثِ اَعْظم دَسْت گیر　　آپ جیسا پیر ہوتے کیا غَرَض دَر دَر پھِروں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے یہ سُن کر کسی کو یہ وَسْوَسہ آئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کسی سے مدد مانگنی ہی نہیں چاہیے، کیونکہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ مدد کرنے پر قادِر ہے تو پھر غوثِ پاک یا کسی اور

---

1 ... بَهْجَةُ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ...الخ، ص ۱۹۶

www.dawateislami.net

بُزُرگ سے مدد کیوں مانگیں ؟ جواباً عرض ہے کہ یہ شیطان کا خطرناک ترین وار ہے اوراس طرح وہ نہ جانے کتنے لوگوں کو گمراہ کر دیتا ہے۔ حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی نبی، ولی یا نیک مومنین سے مدد مانگنے سے منع ہی نہیں فرمایا، بلکہ قرآنِ کریم میں جگہ جگہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دوسروں سے مدد مانگنے کی اِجازت عطا فرمائی ہے، ہر ہر طرح سے قادرِ مُطلَق ہونے کے باوُجُود بذاتِ خُود اپنے بندوں سے دِینِ حق کی مدد کیلئے ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ چُنانچِہ پارہ 26 ، سورۂ محمد کی آیت نمبر 7 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنۡ تَنۡصُرُوا اللّٰہَ یَنۡصُرۡكُمۡ (پ۲۶، محمد:۷)

تَرجَمۂ کنز الایمان : اگر تم دِینِ خُدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

حضرت عیسیٰ نے دوسروں سے مدد مانگی

حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے حَوارِیوں سے مدد طلب فرمائی، چُنانچِہ پارہ 28 ، سورۃُ الصَّف کی آیت نمبر 14 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ لِلۡحَوَارِیّٖنَ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ قَالَ الۡحَوَارِیُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ (پ۲۸، الصف:۱۴)

تَرجَمۂ کنز الایمان: عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کون ہے جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کریں ؟ حواری بولے ہم دِینِ خُدا کے مدد گار ہیں۔

حضرتِ موسیٰ نے بندوں کا سہارا مانگا

حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جب تبلیغ کے لئے فِرعون کے پاس جانے کا حکم ہوا تو اُنہوں نے بندے کی مدد حاصل کرنے کے لئے بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی:

وَاجۡعَلۡ لِّیۡ وَزِیۡرًا مِّنۡ اَہۡلِیۡ ﴿۲۹﴾ ہٰرُوۡنَ اَخِی ﴿۳۰﴾ اشۡدُدۡ بِہٖۤ اَزۡرِیۡ ﴿۳۱﴾

تَرجَمۂ کنز الایمان : اور میرے لئے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کر دے۔ وہ کون، میرا بھائی ہارون اس

سے میری کَمر مضبوط کر۔ (پ ۱۶، طٰہٰ: ۲۹ تا ۳۱)

پارہ 28، سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم کی چوتھی آیتِ مُبارکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ارشاد ہے:

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ﴿۴﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: تو بے شک اللہ اُن کا مدد گار ہے اور جبرئیل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فِرِشتے مدد پر ہیں۔ (پ ۲۸، التحریم: ۴)

انصار کے معنٰی مدد گار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! قراٰنِ کریم بالکل صاف صاف لفظوں میں یہ اعلان کر رہا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تو مدد گار ہے ہی، مگر بِاِذنِ پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ ساتھ ہی ساتھ جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَقْبُول بندے (یعنی اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اَوْلیائے عُظام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِم) اور فِرِشتے بھی مدد گار ہیں۔ اب تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ وَسْوَسہ جڑ سے کَٹ جائے گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی مدد کر ہی نہیں سکتا۔ مزے کی بات تو یہ ہے کہ جو مسلمان مَکَّۂ مُکَرَّمہ سے ہجرت کر کے مدینۂ مُنَوَّرہ پہنچے وہ مُہاجر کہلائے اور اُن کے مدد گار اَنصار کہلائے اور یہ ہر سمجھ دار جانتا ہے کہ "اَنصار" کے لُغوی معنیٰ "مدد گار" ہیں۔

؎ اللہ کرے دل میں اُتر جائے مِری بات

اہلُ اللہ زندہ ہیں

اب شاید شیطان دل میں یہ "وَسْوَسہ" ڈالے کہ زِندوں سے مدد مانگنا تو دُرُست ہے مگر بعدِ وفات مدد نہیں مانگنی چاہئے۔ اس آیتِ مُبارکہ اور اس کے بعد بیان کیے جانے والے مدنی پُھول توجہ سے سُننے کے بعد اس پر غور کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس وَسْوَسے کی جڑ بھی کٹ جائے گی۔ چُنانچہ پارہ 2، سورۃُ البَقَرہ، آیت نمبر 154 میں ارشاد ہوتا ہے

وَ لَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ یُّقۡتَلُ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتٌ ؕ بَلۡ اَحۡیَآءٌ وَّ لٰکِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۵۴﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور جو خُدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

(پ۲، البقرة: ۱۵۴)

جب شُہداء کی زندگی کا یہ حال ہے تو اَنبیاء عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جو کہ شہیدوں سے مرتبہ وشان میں بِالاِتِّفاق اعلیٰ اور برتر ہیں، اُن کے حَیات (یعنی زندہ) ہونے میں کیوں کر شُبہ کیا جاسکتا ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا اِمام بیہقی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی نے حیاتِ اَنبیاء کے بارے میں ایک رِسالہ بھی لکھا ہے اور ”دَلَائِلُ النُّبُوَّۃ“ میں فرماتے ہیں کہ اَنبیاء عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام شُہَدا کی طرح اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے پاس زِندہ ہیں۔[1]

حضرت سَیِّدُنا اِمام اسماعیل حقّی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: انبیاء، اَوْلیاء اور شہدا کے اَجسام قبروں میں بھی نہ تو متغیر ہوتے ہیں اور نہ ہی بوسیدہ ہوتے ہیں، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے جسموں کو گوشت کے گلنے سڑنے کی خرابی سے محفوظ رکھا ہے۔[2]

حضرتِ علّامہ علی قاری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: اَوْلِیاءُ اللہ کی دونوں حالتوں (یعنی زندگی اور موت) میں اصلاً کوئی فرق نہیں، اسی لئے کہا گیا ہے کہ وہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں تشریف لے جاتے ہیں۔[3]

شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دہلوی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَوْلِیاء اس دارِ فانی سے دارِ بَقا کی طرف کُوچ کرگئے ہیں اور اپنے پَرْوَرْدگار کے پاس زندہ ہیں، اُنہیں رِزْق دِیا جاتا ہے، وہ خُوش

---

1 . . . دَلَائِلُ النُّبُوَّۃِ، باب الدلیل علی ان النبی عرج به . . . الخ، ۲/۳۸۸

2 . . . روح البیان، پ۱۰، التوبة، تحت الآیة: ۴۱، ۳/۴۳۹

3 . . . مرقاة المفاتیح، کتاب الصلاة باب الجمعة، الفصل الثالث، تحت الحدیث: ۱۳۶۶، ۳/۴۵۹-۴۶۰

www.dawateislami.net

حال ہیں اور لوگوں کو اِس کا شُعُور نہیں۔[1]

حضرت شاہ وَلِیُّ اللہ مُحدِّثِ دِہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی غَوثِ پاک رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہ کی شانِ عظمت نشان بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہ اپنی قبر شریف میں زِندوں کی طرح تَصَرُّف کرتے ہیں (یعنی زندوں ہی کی طرح بااِختیار ہیں۔)[2]

دَم میں جو چاہے کرے دَور ہے شاہا تیرا حُکمِ نافِذ ہے تِرا خامہ تِرا سَیف تِری

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "غوثِ پاک کے حالات" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور غوثِ اعظم رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہ کی مزید کرامات جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 106 صفحات پر مشتمل کتاب **"غوثِ پاک کے حالات"** کا مُطالَعَہ نہایت مُفید ہے، اِس کتاب میں شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہ کی بہت سی کرامات کے علاوہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہ کے حالات بچپن کے واقعات علم وتقویٰ، فرامین، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہ کی شان میں تحریر کردہ منقبتیں اور اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی آپ کے ساتھ عقیدت کے اِظْہار سے مُتَعَلِّق اقوال وغیرہ نہایت عُمدہ انداز وترتیب کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں، اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمائیے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

بَیان کا خُلاصہ

1 ...اشعة اللمعات، کتاب الجهاد، باب حکم الاسراء، ۳/ ۴۲۳-۴۲۴

2 ...هَمعات، همعه ۱۱، ص ۶۱

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حُضُور غَوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان و عظمت اور کرامات کے بارے میں سُنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ولایت کے ایسے بلند مرتبے پر فائز فرمایا کہ مشائخِ اَوْلیاء میں سے کوئی بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ہم پلّہ نہ تھا اور نہ ہی کسی صاحبِ ولایت سے اِس قدر زیادہ کرامتیں ظاہر ہوئیں کہ جتنی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ظاہر ہوئیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نام کی برکت سے مُوذی جانوروں سے نَجات نصیب ہوتی ہے اور مصیبت میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پُکارا جائے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے دستگیری فرماتے ہیں ،مادَر زاد اندھے اور کوڑھ کے مریض آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دَر سے بینائی اور صِحّت کی دولت پاتے، مُردے آپ کی کرامت سے زندہ ہوجاتے، لوگ آپ کی دُعا سے مالی نقصانات سے محفوظ ہوجاتے، چور ڈاکو، فاسق و فاجر اور طرح طرح کے گناہوں میں مُلوّث لوگ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاتھ پر تائب ہوجاتے، آپ کے بیان میں شریک لوگوں کو بارش سے پریشانی ہوتی تو آپ کے حکم سے بادل صرف شرکائے اجتماع پر بارش برسانا بند کردیتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان و عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب پانچ (5) برَس کی عُمر میں آپ کی بِسْمِ اللہ کی رسم ہوئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اَعُوْذُ بِاللہ اور بِسْمِ اللہ کے بعد اٹھّارہ (18) پارے زَبانی پڑھ کر سُنادیئے کہ یہ میری والدہ کو یاد تھے اور وہ پڑھا کرتی تھیں، لہٰذا میں نے اِن کے پیٹ میں ہی یاد کرلئے تھے ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے تمام مُقرّب بندوں سے سچّی مَحبّت و اُلفت نصیب فرمائے اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلسِ تَوقیت کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُنّتوں کی خِدمت اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت اب تک 97

سے زائد شعبہ جات کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ اِنہی شعبہ جات میں سے ایک **"مجلسِ تَوقیت"** بھی ہے۔ تَوقیت سے مُراد وہ عِلْم ہے جس کی مدد سے دُنیا کے کسی بھی مقام کے لئے نمازِ پنجگانہ، طُلوع و غُروب، نِصْفُ النَّہَار اور مِثْلِ اوّل و ثانی وغیرہ کے اَوقات معلوم کئے جاتے ہیں نیز دُرست سَمتِ قِبلہ کا تَعَیُّن کیا جاتا ہے۔ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنت، مُجدِّدِ دین و مِلّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے اپنے ایک مکتوب میں اِس عِلْم کی اَہَمِیَّت کے مُتَعَلِّق فرمایا: عَلّامہ اِبنِ حَجَر مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے "اَلزَّوَاجِر" میں اِس (عِلْم) کو فَرْضِ کِفَایہ لکھا ہے۔ [1] نماز کی صِحّت کا مسئلہ ہو یا روزہ کی دُرُستی کا، ان کے اَحکام علمِ تَوقیت کے مَرہُون ہیں، اوقاتِ صَوم و صلوٰۃ کی مَعْرِفت درکار ہو یا صحیح سَمتِ قِبلہ کا تَعَیُّن اِس عِلْم کے بغیر ممکن نہیں، اگرچہ مسجد کی عمارت سے سَمتِ قبلہ معلوم تو ہو سکتی ہیں مگر قبلہ رُو مسجد تَعْمِیر کرنے کے لئے بھی تو اِس فَنّ کا جاننا ضروری ہے، لہٰذا اِس علم کی اَہَمِیَّت و اِفَادِیت کے پیشِ نظر تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت باقاعدہ ایک شعبہ قائم ہے، جس کا کام علمِ توقیت کے ذریعے مختلف مقامات کے اَوقاتِ صَوم و صلوٰۃ کے دُرُست نقشہ جات تیّار کرنے کے ساتھ ساتھ اس علم کو عام کرنا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلسِ تَوقیت نے اب تک نہ صرف علمِ تَوقیت کے اُصول و قوانین کے مُطابق بے شُمار شہروں کے اَوْقَاتُ الصَّلٰوۃ کے نقشہ جات تیّار کئے ہیں بلکہ اس سلسلے میں مزید ایک قدم بڑھاتے ہوئے دعوتِ اسلامی کی مایہ ناز مجلس آئی ٹی کے تعاوُن سے ایک ایسا سافٹ وئیر بنام "اَوْقَاتُ الصَّلٰوۃ" بھی مُتَعَارَف کروایا ہے جو کمپیوٹر اور موبائل وغیرہ پر نمازوں کے دُرُست وقت کی نشاندہی میں حد درجہ مُفید ہے۔ چُنانچہ کمپیوٹر سافٹ وئیر کے ذریعے دُنیا بھر کے تقریباً 27 لاکھ مقامات جبکہ موبائل ایپلی کیشن (Mobile Application) کے ذریعے تقریباً 10 ہزار مقامات کے لئے درست اَوقاتِ نماز و سمتِ قبلہ بآسانی معلوم کئے جاسکتے ہیں۔

---

1 . . . مکاتیبِ ملک العلما قلمی، حیاتِ ملک العلما ص ۸، مطبوعہ ادارہ معارف نعمانیہ مرکز الاولیاء لاہور

www.dawateislami.net

نِظامُ الاَوقات سے مُتَعَلِّق کسی بھی قسم کا مسئلہ یا تجویز ہو تو مجلس کے اراکین وذِمّہ داران سے عالمی مدنی مرکز کے فون نمبر پر یا اس ای میل ایڈریس (prayer@dawateislami.net) کے ذریعے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں، مکتب کے مَخْصُوص اَوقات میں تَوقِیت مکتب میں بالمشافہ رہنمائی بھی لی جاسکتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ میں جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت" بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے شُعبہ جات میں دن بدن اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے اور اس کا مدنی کام مزید ترقّی کی طرف گامزن ہے۔ ہمیں بھی نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہیے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے، ہفتہ وار ایک مدنی کام "ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس اجتماع میں شرکت کی بڑی برکتیں ہیں۔ علمِ دین کے اجتماع میں شرکت کا ثواب ملتا ہے اور علمِ دین سیکھنے کی فضیلت کے بارے میں حدیث میں ہے کہ:"جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ کو چلے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو جنّت کے راستہ پر لے جاتا ہے اور طالبِ علم کی خُوشنودی کے لیے فِرِشتے اپنے بازُو بچھا دیتے ہیں"۔(سنن الترمذی"، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، الحدیث: ۲۶۹۱، ج۴، ص ۳۱۲.)

ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرکے علمِ دین حاصل کرنے کی بھی بڑی برکتیں ہیں۔ آیئے! ہفتہ واراجتماع میں شرکت کی ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔

سنیما گھر کے مالک کی توبہ

بابُ الاسلام سندھ کے مشہور شہر زَم زَم نگر (حیدرآباد) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا کہ غالباً یہ 1991ء کے کسی ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع والی رات کی بات ہے، میری ملاقات ایک سینما گھر کے مالِک سے ہوئی جو کہ شرابی اور گناہوں کا عادی تھا۔ میں نے اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے اُسے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع کی دعوت پیش کی، کچھ پس وپیش کے بعد وہ میرے ہمراہ چل پڑا۔ اِختِتامی دُعا کے دَوران سینما گھر کے مالِک کی حالت غیر ہوگئی۔ حتّٰی کہ دُعا خَتْم ہونے کے بعد بھی اس کا ہچکیوں کے ساتھ رونا بند نہ ہوا۔ بعد میں اس نے بتایا کہ میں نے جب دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے اور آنکھیں بند کیں تو ایسا لگا جیسے دُعا کی بَرَکت سے میرے دل کی سختی دُور ہورہی ہے، مجھے اپنے کئے ہوئے گناہ یاد آنے، ان کا انجام ڈرانے اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں رُلانے لگا۔ اسی دَوران جس وَقت کہ میری آنکھیں بند تھیں، میں نے اپنے آپ کو مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً میں سبز سبز گُنبد کے رُوبرُو پایا، ہر طرف نُور پھیلا ہوا تھا اور بھینی بھینی خُوشبو سے فَضا مہک رہی تھی۔ میں کافی دیر تک سبز گنبد کے جلووں سے اپنے دل کو مُنوَّر کرتا اور روتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے سابِقہ گُناہوں سے توبہ کرلی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وہ میرے ساتھ پابندی سے اجتِماع میں آنے لگے، پنج وقتہ نَماز بھی شُروع کردی۔ ایک دن جب میں مُلاقات کیلئے پہنچا تو اُنہوں نے بتایا کہ میرے بعض وہ دوست جنہوں نے بدکاری کے مُعامَلات سے آج تک مجھے نہیں روکا، بلکہ میرے ساتھ شراب ورَباب کی محفلوں میں ہمیشہ آگے آگے رہتے تھے، میری اجتِماع میں شرکت اور نیکیوں کی طرف رغبت کا سُن کر میرے پاس آ پہنچے۔ ان میں جو عقائدِ اہلسنّت سے مُتَّفِق نہیں تھا، وہ مجھے سمجھاتے ہوئے کہنے لگا: "تم جن کے اِجتِماع میں جاتے ہو یہ لوگ تو بدعقیدہ ہیں کہ اولیاءِ کرام کی نیاز دلاتے ہیں، یا رَسُوْلَ اللّٰہ پُکارتے ہیں، ان کے ساتھ مت جایا کرو۔" سینما گھر کے مالِک کا کہنا ہے: میں نے اُس سے کہا کہ میں نے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی

www.dawateislami.net

ماحول صِرف سُن کر نہیں بلکہ دیکھ کر اپنایا ہے، میں نے تو دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتِماع میں شرکت کی اور وہاں مجھے اِس اِس طرح مدینہ منوّرہ زادھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا کی زِیارت ہوئی، اب تم بتاؤ جن عاشقانِ رسول کے اِجتماعات میں گنبدِ خَضرا کے جلوے نظر آتے ہوں، یہ کس طرح غَلَط ہو سکتے ہیں؟ میرا تو مشورہ ہے کہ تم بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں شامل ہو جاؤ۔ خدا کی قسم! اب تو کوئی میرے بچّوں کے گلوں پر چُھری پھیر دے، تب بھی میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول نہیں چھوڑ سکتا۔

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۴۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناخن کاٹنے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے ناخن کاٹنے کی سنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ ❀ جُمعہ کے دن ناخن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں! اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔[2] صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

2 . . . دُرِّمُختار، ۹/ ۶۶۸

www.dawateislami.net

ہیں: منقول ہے کہ جو جُمُعہ کے روز ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرے جُمُعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گُناہ جائیں گے۔[1] ❀ ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔[2] ❀ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیا سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔[3] ❀ جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔[4] ❀ بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ بَرَص یعنی کوڑھ ہو جانے کا اندیشہ ہے البتہ اگر اُنتالیس (39) دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بُدھ کو چالیسواں دن ہے اگر آج نہیں کاٹتا تو چالیس (40) دن سے زائد ہو جائیں گے تو اس پر واجِب ہو گا کہ آج ہی کے دن کاٹے اس لئے کہ چالیس (40) دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے۔ (تفصیلی معلومات کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد 22 صَفْحہ 574 تا 685 کا مطالعہ کیجئے)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفْحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس

---

1 ... دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتَار، ۹/۶۶۸، بہارِ شریعت حصہ ۱۶، ۲۲۵، ۲۲۶

2 ... دُرِّمُختار، ۹/۶۷۰، اِحیاءُالعُلُوم، ۱/۱۹۳

3 ... دُرِّمُختار، ۹/۶۷۰، اِحیاءُالعُلُوم، ۱/۱۹۳)

4 ... عالَمگیری، ۵/۳۵۸

کا مطالعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سُنّتیں سیکھنے، تین دن کے لئے ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

(2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس

---

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

www.dawateislami.net

کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ [1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ [2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ [3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ [4]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

---

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 ۔۔۔ القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

4 ۔۔۔ القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

www.dawateislami.net

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/ ۳۲۹، حدیث: ۳۰

2 ۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ ۔۔۔ الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ۔۔۔ تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net